قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ

(ابوالسہیل ۔ المانیۂ)

قادیانی (احمدیہ) جماعت اکثر دعویٰ کرتی ہے کہ مرزا غلام اے قادیانی نے زندگی بھر مختلف مذاہب والوں کو چیلنج دیے ،لیکن کوئی سامنے نہیں آیا۔مرزا صاحب کا طریق یہ تھا کہ جب مریدوں سے اور دوسرے سادہ لوح مسلمانوں سے جو انکو لاعلمی کی وجہ سے مسلمان سمجھتے تھے پیسے بٹورنے ہوتے تھے تو کسی نہ کسی کو چیلنج دینا شروع کردیتے تھے۔انکا چیلنج کا جواب دینے کے لئے کسی بھی مذہب سے جب کوئی سامنے آتا تھا تو مرزا صاحب اپنے بہانوں کی سائبان کے نیچے پناہ لے لیتے ،کوٹھوں میں چھپ کر بیٹھ جاتے اور کہتے کہ ابتلا کے دن ہیں۔اور جب وہ وقت گزر جاتا تو اس فریق کو دوبارہ چیلنج کرنا شروع کردیتے۔لیکن ایک بار چیلنج تسلیم کرکے آنے والا مرزا صاحب کے پہلے چیلنج کا حشر دیکھ کر مرزا صاحب پر اعتبار نہ کرتا اور انکے دوبارہ خالی خولی چیلنج پر توجہ نہ کرتا اس طرح مرزا صاحب گھر میں بیٹھے بیٹھے اپنے کو فاتح عالم قرار دے گئے۔

مرزا صاحب کے بے شمار دعاوی میں سے یہ دعویٰ جات کو دیکھیں کہ مرزا صاحب کتنے بلند دعویٰ کر رہے ہیں:۔

☆☆''مسیح موعود کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ اسکا کلام خدا کی وحی ہے''۔ اربعین ۳/ رخ۔ج /ص ۳۹۔

☆☆''میں زمین کی باتیں نہیں کہتا، وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے''۔پیغام صلح / رخ،ج ۲۳/ص ۴۸۵۔

آپ نے مرزا صاحب کے دعوے دیکھ لئے ،اب ہم جو تحریر مرزا صاحب کی پیش کرنے لگے ہیں بقول مرزا صاحب اور قادیانی جماعت صرف اور صرف خدا کی وحی سے لکھی گئی اور آسمانی روح نے حرف بہ حرف لکھوائی ہوگی مرزا صاحب آریوں اور ہندؤوں کو چیلنج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

☆☆''اب ہم اس قصہ کو مختصر کرکے ایک نئی کتاب کے ماہ بماہ نکلنے کی بشارت دینگے اور اُسی کے ضمن میں آریوں کے اُس رسالہ کا رد لکھا جائیگا جس کا نام اُنہوں نے سُرمہ چشم آریہ کی حقیقت رکھا ہے۔شحنہ حق / رخ ،ج ۲ / ص ۳۳۴۔

☆☆ **اشتہار** رسالہ ماہواری **قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ** جو جون ۱۸۸۷ء کی بیسویں تاریخ سے ماہ بماہ نکلا کریگا

جب تک میں نے آریہ صاحبوں کا وہ رسالہ نہیں دیکھا تھا جس کا نام ہے سُرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن اور فریب غلام احمد کی کیفیت ۔تب تک مجھے اِس طرف ذرہ بھی توجہ نہ تھی کہ میں کوئی ماہواری رسالہ قرآنی علوم اور صداقتوں کا اس غرض سے نکالوں کہ تا اگر کوئی آریہ ویدوں کی حقیقت سمجھتا ہو تو قرآنی صداقتوں سے اُسکا مقابلہ کرکے دکھاوے۔مگر سبحان اللہ کیا حکمت وقُدرت الٰہی ہے کہ اُس نے بعض بداندیشوں کو اِس خیر محض کا سبب بنادیا تا دُنیا کو قرآنی شعاعوں سے منور کرے اور شپرطینتوں پر اُن کی کور باطنی ظاہر کرے سو جس رسالہ کا نام میں نے عنوان میں لکھ دیا ہے یعنی قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ یہ وہی مومنین کا صادق دوست ہے جس کے قدوم میمنت لزوم کا اصل موجب دشمن ہی ہوئے ورنہ خدائے کریم علیم ہے کہ اس سے پہلے میں جانتا بھی نہیں تھا کہ ایسے رسالہ ماہواری کے نکالنے کی خدمت بھی مجھ سے ظہور میں آئیگی۔اب تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب ارادہ الٰہی اس بات کی طرف متعلق ہوا کہ کوئی ایسا رسالہ ماہواری نکالا جائے کہ جو قرآنی طاقتوں اور صداقتوں کو ہر مہینہ میں دکھلا کر ویدوں سے بھی ایسے ہی علوم ومعارف کا مطالبہ کرے اور اس طور سے ویدوں کی ذاتی لیاقت کی کیفیت ہر یک پر بخوبی کھول دے اور قرآن شریف کی عظمت اور وقعت ہر ایک منصف پر ظاہر کرے تو اس حکیم مطلق نے یہ تقریب قائم کی کہ بعض آریہ صاحبوں نے ایک اشتہار بصورت رسالہ بماہ فروری ۱۸۸۷ء چشمہ نور امرتسر میں چھپوایا اور اس میں بڑے زور سے انہیں امور کے لئے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں تحریک کی۔ .... بہرحال یہ رسالہ آریوں کا ان لوگوں کی طرف سے ہے جنہوں نے بغرض مقابلہ ویدوقرآن ایک ایسے رسالہ کی تالیف کے لئے ہم سے درخواست کی ہے جو قرآنی علوم اور حقائق کو بیان کرنیوالا ہو۔ ....چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اول تو مرزا کو اس کام کا ارادہ ہی وہم وخیال ہے کیونکہ وہ ہندؤوں کے ساتھ بحث مباحثہ کا نام لینے کے بھی لائق نہیں کتب مذہبی سے بے بہرہ محض ہے حتی کے حروف شناسی سے بھی محروم مطلق ہے پھر اگر شرمے شرمائے اس کام کو شروع کریگا تو آخر نیچا دیکھے گا۔صرف آیات قرآنی سے اپنا مدعا ثابت کرکے دکھلاوے ورنہ ہم خوب بنائیں گے۔قرآن سے ہرگز کوئی بات علم کی برآمد نہیں ہوگی اور جہلاءِ عرب کو علم سے کام ہی کیا تھا۔اور تمام جہان میں جو علم ظاہر ہوا ہے وہ وید اقدس کی بدولت ہے۔مرزا کو ہم اعلانیہ متنبہ کرتے ہیں کہ بیشک وہ رسالہ موعودہ تیار کرے اگر کریگا تو نیچا دیکھے گا۔ہم خوب بنائیں گے۔ہم مرزا سے کوئی شرط نہیں کرتے کیونکہ اسکا مال حرام ہمارے کس کام کا ہے۔وہ دغا فریب سے جمع کیا گیا ہے اور مرزا چاروں طرف سے قرضدار

ہےاورکوڑی کوڑی سے لاچاراور جائیداد بھی سب فروخت ہوگئی۔ مرزا کے دل پر جہالت کا پردہ ہےاور نیز وہ بڑا مفلس ہے زمین بھی بِک گئی دیکھو قرضداری اور ناداری کے ثبوت دوخط ہیں جو کسی ہندو کے نام لکھے تھے۔ کھیوٹ بندوبست کے حصہ کشی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس کے فقط ساٹھ گھماؤں زمین ہے بڑا فریبی ہے۔ قرآن قرآن لئے پھرتا ہے۔

ہم انشائاللہ رسالہ قرآنی طاقتوں کے جلوہ گاہ میں یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ وید تو خود دشمن صفات الٰہی ہیں اور کوئی دوسری کتاب بھی ایسی نہیں جو صفات الٰہی کے پاک بیان میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکے۔شحنہ حق / ر خ ج ۲ / ص ۳۹۷۔

☆☆ رہی یہ بات کہ انکی عقل عجیب کے نزدیک قرآن شریف علم الٰہی سے خالی اور وید علوم و معارف سے بھرا ہوا ہے۔ تو اسکا فیصلہ تو خود مقابلہ و موازنہ سے ہوجائیگا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ ہم خود منتظر تھے کہ ایسا فیصلہ جلدتر ہو جائے۔ سو آریہ صاحبوں نے اسکے لئے آپ ہی سلسلہ جنبانی کی۔ پس ہم ان کی اس تحریک اور سلسلہ جنبانی کو بہ تمام تر شکرگزاری قبول کرتے ہیں۔ اور انہیں بشارت دیتے ہیں کہ انشاءاللہ ہم بفضل خدا و توفیق ایزدی جون ۱۸۸۷ء کے مہینے سے برطبق درخواست ان کے ایسا رسالہ ماہواری شائع کرنا شروع کر دیں گے۔ لیکن ساتھ ہی ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ جب وہ رسالہ یعنی **قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ** شائع ہونا شروع ہو تو پھر لالہ صاحبان مقابلہ سے کہیں بھاگ نہ جائیں اور اپنے وید کی حمایت کرنے کو تیار رہیں۔شحنہ حق / ر خ ،ج ۲ / ص ۳۴۱۔

☆☆ اور چونکہ خداوند کریم نے لاکھوں دلوں میں ہماری نسبت اخلاص اور محبت کو ڈال دیا ہے یہاں تک کہ امریکہ اور یورپ کے مُلکوں میں بھی بہت سی شہرت دیکر کئی نیک خیال اور بہت عمدہ سنسکرت دان لوگوں کو اس طرف رجوع دے دیا ہے اس لئے ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ اگرچہ کچھ بھی ضرورت نہیں مگر ان دوستوں کی مدد سے اس کا **گ بھاشا یعنی** سنسکرت کی اصل شرتیاں اور نیز انگریزی عبارت بھی جو ویدوں کا ترجمہ ہے کبھی کبھی رسالہ میں درج ہوا کرے کیونکہ بہت سے قابل آدمی اس خدمت کے لئے بھی موجود ہیں اگرچہ ہم ایسا کرنے کو مستعد ہیں اور توفیق الٰہی نے سارا سامان اسکا مہیا کر دیا ہے۔ مگر پھر بھی آریوں پر ہرگز اُمید نہیں کہ وہ اپنے بدنام کنندہ تعصب کا مُنہ کالا کر کے انصاف کی طرف قدم اُٹھاویں۔شحنہ حق ، ر خ ج ۲ / ص ۳۹۹۔

جب مرزا صاحب کی خدائی وحی کے تحت تحریر کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:۔

☆☆ مرزا صاحب کو ایک رسالہ ملا جس کو آریوں نے فروری ۱۹۸۷ میں چھپوایا اور اس میں مرزا صاحب کی ایک کتاب سُرمہ چشم آریہ اور مرزا صاحب کے فریبوں کا ذکر تھا۔

☆☆ لیکن مرزا صاحب کے خدا نے انکو وحی کی کہ آریوں سے یہ رسالہ لکھوا کر ہم نے تمہیں قران کی صداقتیں دکھانے کا موقع دیا گیا ہے۔

☆☆ یہ ارادہ اِلٰہی تھا کہ دشمنوں کو قران کا نور دکھانے کے لئے اور ویدوں کی اصل بیان کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ ''قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ'' کی خدمت مرزا صاحب سے ہی لی جائیگی۔

☆☆ آریہ اور ہندؤوں کا دعوٰی تھا کہ مرزا صاحب اس قسم کی خدمت کے قابل ہی نہیں۔ نیز آریوں نے تحدی سے کہا کہ مرزا مذہبی علوم سے بے بہرہ ہے۔ اور وہ قرآن سے کوئی بات نہیں دکھا سکے گا۔ اور بقول مرزا کے آریوں نے قرآن کو جُہلائے عرب کا کلام قرار دیا۔ اس طرح اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کی اپنی کتاب کی حُرمت اور غیرت کے لئے للکارہ۔

☆☆ آریوں کا ہی تحدی کے ساتھ دعوٰی تھا کہ مرزا صاحب میدان میں ہی نہیں آئینگے۔ اور اگر شرماشرمی آیا بھی تو نیچا دیکھے گا۔

☆☆ اس میں مرزا صاحب کا مہاجن سے قرض لینا اور ''رئیس قادیان'' کی اصل بمع ثبوت کے دکھائی گئی۔

☆☆ مرزا صاحب نے اس موقعہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا، اور کہا کے وہ ماہوار رسالہ ''قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ'' میں نہ صرف قرآن کی عظمت ثابت کریں گے بلکہ یہ بھی ثابت کریں گے کہ وید خود دشمن صفات الٰہی ہیں اور قرآن شریف کے مقابل پر کوئی کتاب نہیں۔

☆☆ مرزا صاحب خود بھی ایسے موقع کے منتظر تھے اور آریوں کی اس تحریک اور سلسلہ جنبانی کو بہ تمام تر شکرگزاری قبول کرتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ مرزا صاحب وحی الٰہی کے تحت پُختہ وعدہ دے رہے ہیں کہ جون ۱۸۸۷ء سے باقاعدہ طور پر ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہو جائیگا۔

☆☆ مرزا صاحب بادب عرض کرتے ہیں کہ جب وہ رسالہ یعنی **قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ** شائع ہونا شروع ہو تو پھر لالہ صاحبان مقابلہ سے کہیں بھاگ نہ جائیں اور اپنے وید کی حمایت کرنے کو تیار رہیں۔ یعنی آریوں کو اپنے مقابل پر ثابت قدم رہنے پر زور دے رہے ہیں۔

☆☆ مرزا صاحب کے پاس یورپ سے بھی اور مقامی طور پر بھی علمی مدد کرنے کے لئے لوگ موجود ہیں، جو انگریزی میں بھی مرزا صاحب کے ساتھ تعاون کرینگے۔

خلاصہ یہ کہ آریوں نے ایک اشتہار نکالا، مرزا صاحب نے خدائی منشاء کے تحت اسکو اسلام اور قرآن کی غیرت وحمیت میں نہ صرف قبول کیا، بلکہ چیلنج دیا کہ میں ہر طرح سے مسلح ہوں اور اس قابل ہوں کہ قرآن کی عظمت اور معرفت ثابت کروں، نیز وید کو صفات الٰہی کی دشمن بھی ثابت کرنے کا دعویٰ کیا اور ساتھ انکو تحدی کے ساتھ کہا کہ اب میدان چھوڑ کر بھاگنا نہیں!

☆☆ ''میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا''۔ بشریٰ ج ۲/ص ۱۱۹ ۔ و تذکرہ ص ۶۷۴۔

☆☆ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معرف سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے''۔ سراج منیر / ر خ، ج ۱۲/ ص ۴۱۔

☆☆ مجھے خداتعالےٰ نے اس الہام سے مشرف فرمایا کہ **الرحمٰن علم القرآن** کہ خدا نے تجھے قرآن سکھایا''۔ براہین احمدیہ ۳/ ر خ، ج ۱/ ص ۲۶۵۔

ان تمام تحریروں کو پیش نظر رکھتے ہیں تو ہمارے سامنے مجموعی صورت حال یہ بنتی ہے کہ ''مرزا صاحب کے مطابق خدا نے قرآن کی عظمت اور معارف کے بیان اور وید کی الٰہی دشمنی کے لئے ایک ماہوار رسالہ ''قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ'' کے اجراء کا نہ صرف موقعہ دیا بلکہ وحی اور روح کے اندر تک اتر جانے والا حکم بھی دیا اور اسکے لئے اس سے قبل مرزا صاحب کو یہاں تک قابلیت بھی دی کی ہر روح (اسکا مطلب ہے کہ گزشتہ (جس میں آنحضور ﷺ بھی شامل ہو سکتے ہیں)، موجودہ اور آئندہ آنے والی روحیں، ان سب سے زیدہ اللہ نے مرزا صاحب کو قرآن کریم کے حقائق اور معارف سکھا کر اس کام کے لئے ایک مکمل شخصیت کے طور پر بھی تیار کر دیا تھا۔ اور مرزا صاحب نے خدا کے حکم کے تحت آریوں کو نہ صرف چیلنج دیا بلکہ انکو میدان سے نہ بھاگنے کا کہہ کر انکی غیرت کو بھی جھنجھوڑا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتے ہیں کہ:۔

☆☆ اتنی تحدی کے ساتھ مرزا صاحب کے (خدا کی طرف سے) اعلان کے باوجود ماہوار تو دور کی بات، کیا ایک بھی رسالہ ''قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ'' کے نام سے، جون ۱۸۸۷ء سے لیکر مرزا صاحب کی وفات تک نکلا؟ اگر نکلا ہے تو قادیانی (احمدی) جماعت لاہوری/ ربوی، کوئی بھی گروپ پیش کرے۔ انعام پائے!

☆☆ اگر یہ ماہوار رسالہ نہیں نکلا تو ''قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ'' تو کیا خدائی وحی یا خدائی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوئی؟ کیا یہ رسالہ شائع نہ کر کے خدا کے منشاء کو رد نہیں کیا؟ جو صحیح وقت تھا قران کی طرح اپنے کو دکھانے کا اور ہر ذی روح سے بڑھ کر قرآن کے معارف ومطالب بیان کرنے کا، جس کے لئے بقول مرزا صاحب کو خدا نے قرآن سکھا کر تیار کیا تھا، اس موقعہ کو مرزا صاحب نے ضائع کیا یا نہیں؟

☆☆ کیا آریہ سچے ہوئے یا نہیں، جنھوں نے کہا تھا کہ مرزا اس علمی کام کے قابل نہیں، اور اگر شرما شرمی کریگا بھی تو اس سے نہیں ہوگا؟ اور دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے شرما شرمی سے چیلنج کر دیا اور آریوں کو نہ بھاگنے کا کہہ کر خود انتہائی بےشرمی سے میدان سے بھاگ گئے، بلکہ میدان میں نکلے ہی نہیں!

☆☆ ایک عام آدمی کو بھی جب کوئی شخص مخاطب کر کے چیلنج کرنے کے رنگ میں یا مقابل پر لانے کے لئے بات کہتا ہے تو، اول اگر اس میں صلاحیت نہیں تو خاموشی سے طرح دے جائیگا، لیکن جب دو آدمیوں کے سامنے وعدہ کرتا ہے اور دعویٰ سے کہتا ہے کہ میں یہ کام کرونگا تو وہ پھر حتیٰ المقدور کرتا بھی ہے!

☆☆ لیکن یہاں دعویٰ ہے، مجددیت، مثیل وغیرہ اور ساتھ دعویٰ یہ بھی ہے کہ میرے اندر خدا بولتا ہے، میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا، اس مقام کا دعویٰ کرنے والا، مقدس چیلنج دینے کے بعد اتنی بیشرمی کے ساتھ خاموش ہو جائے، ایک جواب تک نہ دے اور انگلی بھی نہ ہلائے، کیا یہ کسی طرح بھی بے غیرتی سے کم ہے؟

☆☆ قرآن فہمی کے دعوےدار کو قرآن کریم کی یہ آیت بھی یاد نہ آئی'' **لِمَ تقولون ما لا تفعلون**'' یعنی وہ تم کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟

☆☆ مرزا صاحب اپنی ساری باتیں خدا کے کھاتے میں ڈالتے ہیں کہ اس سے پوچھو اس نے کیوں نہیں چاہا۔ انکا یہ جواز غلط ہے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ اگر وہ کسی بندے کو تیار کرتا ہے تو اس سے کام بھی لیتا ہے، اور جب مرزا صاحب کے بقول انکی شخصیت ایسی ہے کہ نبیوں نے بھی ان کو دیکھنے کی خواہش کی تھی۔ ایسی شخصیت سے اللہ تعالےٰ مخالفین قرآن کو چیلنج بھی کرواتا ہے اور پھر بعد میں اس مخصوص چیلنج کا جواب دینے کی طاقت دینے کی بجائے، مرزا صاحب کی زبان اور قلم کی طاقت سلب کر لیتا ہے، اور اسکو خیال نہیں آتا کہ میرا یہ نبی دنیا میں خود بھی شرمندہ ہوگا اور اللہ کا نام بھی، اسکی قدر بھی مشکوک کر دیگا۔ اور ایسا کبھی ممکن نہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کی ہر تحدی پر ان کو مُنہ کے بل پر گرایا، کیونکہ وہ اللہ کے نمائندہ نہیں تھے۔ قادیانی دوستو سوچو ذرا!